باسمہ تعالیٰ

**محترم جناب مفتی صاحب جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی**

السلام علیکم

کیا فرماتے مفتیان عظام صورت مسئولہ میں کہ موجودہ دور میں انتخاباتی سلسلہ میں کسی خاص پارٹی کو ووٹ کے معاملے میں ترجیح دینی چاہیئے یا شخصیت کو۔ مثلاً جمیعت علمائے اسلام کی طرف سے جو نمائندہ کھڑا ہے وہ ایک فاسق آدمی ہے۔ اس کے مقابلے میں PTI یا کسی دوسری پارٹی کا جو نمائندہ ہے وہ ایک دیندار شخص ہے۔ لہذا اب صرف پارٹی کے بنیاد پر جمیعت والے ترجیح کے حقدار ہیں یا اس کا مدمقابل۔ علاوہ ازیں جنرل انتخابات اور بلدیاتی انتخابات دونوں کا حکم مذکورہ مسئلے میں یکساں ہے ان دونوں کا حکم جدا ہے۔ وضاحت فرما کر مشکور فرمائیں۔

حامد علی

janhamid212@gmail.com

الجواب باسمہ تعالیٰ

واضح رہے کہ ووٹ تین حیثیتیں رکھتا ہے، ایک شہادت، دوسرے سفارش، تیسرے حقوق مشترکہ میں وکالت۔ تینوں حیثیتوں میں جس طرح نیک، صالح، قابل آدمی کو ووٹ دینا موجب ثواب ہے، اس طرح نااہل یا غیر متدین شخص کو ووٹ دینا جھوٹی شہادت بھی ہے، اور بری سفارش اور ناجائز وکالت بھی۔

لہذا بصورت مسئولہ انتخابات میں ووٹ دیتے وقت اہل اور صالح آدمی کو ترجیح دینا ضروری ہے۔

تاہم اگر صالح آدمی کے متعلق یہ یقین ہو کہ وہ اسمبلی میں پہنچ کر صدارتی انتخابات یا وزارت عظمیٰ وغیرہ کے انتخابات میں کسی فاسق فاجر کو ووٹ دے گا۔ تو اس صورت میں اسے ترجیح نہیں دی جائے گی، بلکہ جو شخص آگے کسی ملک وملت کے لئے مفید دیندار امیدوار کو ووٹ دے، اس کو اسمبلی

جاری ہے

کے انتخابات میں ووٹ دینا ضروری ہوگا۔

لہذا جہاں کہیں پارٹی کی بنیاد پر الیکشن ہو، تو اس میں شخصیت کے مقابلہ میں پارٹی کے منشور کو مدنظر رکھنا ہوگا۔

نیز بلدیاتی انتخابات کا بھی یہی حکم ہے، کیونکہ بلدیاتی انتخابات میں جو امیدوار کامیاب ہوگا۔ اس کی کامیابی کی وجہ سے جس پارٹی کے ساتھ اس کا تعلق ہوگا، اس کے اختیارات وغیرہ میں اضافہ ہوگا۔

چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

"إن الله يأمركم أن تؤدوا الأمانات إلى أهلها"

(سورۃ نساء / ۵۸)

کنز العمال میں ہے:

وعن حذيفة -رضي الله تعالى عنه- قال، قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم- : أيما رجل استعمل رجلاً على عشرة أنفس، علم أن في العشرة أفضل ممن استعمل فقد غش الله وغش رسوله، وغش جماعة المؤمنين.

دار الافتاء جامعة العلوم الاسلامية علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

(رقم الحديث / ص ١٦/١٢)

دوسری جگہ ارشاد باری تعالی ہے:

"من يشفع شفاعة حسنة يكن له نصيب منها
ومن يشفع شفاعة سيئة يكن له كفل منها"

(سورۃ نساء / ۸۵)

جاری ہے۔

فتاوی مفتی محمود میں ہے:

ووٹ کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ ووٹ دینا شہادت ہے ...... اس لئے ووٹروں کا ووٹ جو کہ ایک امانت ہے، امیدواروں میں جو دیندار اور امانتدار ... رفاہ عامہ کا خاص خیال رکھتا ہو، اور اپنے ووٹ کو آگے ایسے ہی آدمی کو دے۔

(باب الحظر والاباحۃ / ج ۱۱ ص ۳۷۶، ط: جمعیت پبلیکیشنز)

فقط واللہ اعلم

کتبہ

محمد اللہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

بجامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراتشی ۵/

۲۴ / ۲ / ۱۴۳۷ھ

۷ / ۱۲ / ۲۰۱۵ء.

الجواب صحیح

محمد شفیق عارف

۲۴ / ۲ / ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

سعید الرحمن

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراتشی ۵ باکستان

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ مفتی دار الافتاء علامہ بنوری ٹاؤن کراتشی باکستان

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ مفتی دار الافتاء علامہ بنوری ٹاؤن کراتشی باکستان